© rasailojaraid.com

بائبل شریف

گذشتہ سے پیوستہ

گذشتہ نمبر مسلمان میں ہم نے بیبل کے متعلق یہ دکھایا تھا کہ قرآن شریف بیبل کے مثل بمنزلہ گواہ کے ہے۔ مدعی (بیبل) کا جو بیان ہے اوسی کے مطابق گواہ کی گواہی ہے نہ ہم نے مدعی کے بیان کو بگاڑا ہے نہ شاہد کی شہادت کو سنوارا۔ بلکہ دونوں کو اپنی حالت پر رکھا آج ہم اس مضمون کو دوسرے پہلو سے دیکھتے اور دکھاتے ہیں۔ وہ کیا؟

عیسائی نامہ نگار (مسٹر اکبر مسیح صاحب) نے بڑے زور سے دعوے کیا ہے کہ "قرآن مجید کتب سابقہ کا ایک مجموعہ ہے، اور قرآن مجید میں جو الکتاب وغیرہ الفاظ آئے ہیں اُن سے مراد مجموعہ کتب اور صحف انبیاء علیہم السلام ہیں جو کئی صدیوں میں مکمل ہوئے۔ جیسے قرآن مجید تیئیس ۲۳ سال میں پورا ہوا"

اسلئے ضروری ہوا کہ ہم اون مضامین کا مقابلہ کریں جو قرآن مجید میں موجود ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ قرآن مجید واقعی کتب سابقہ کا مجموعہ ہے۔

قرآن مجید میں کیا کیا مضمون ہیں۔ فہرست درج ذیل ہے:۔

(۱) دعوے الہام (۲) دعوے توحید (۳) دلائل توحید (۴) دعوی ہستی صانع عالم (۵) دلائل ہستی صانع عالم (۶) صفات باریتعالی (۷) شرائع (۸) عام اخلاق (۹) تدبیر منزل (۱۰) قوانین تعزیرات (۱۱) قوانین دیوانی (۱۲) احکام جنگ (۱۳) صلح یا فارن تعلقات (۱۴) عقبی۔ طریق اور کیفیت نجات۔

یہ ہے فہرست مضامین جو قرآن مجید پیش کرتا ہے اور جو انسان کو مذہبی زندگی میں پیش آتے ہیں ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ توریت انجیل تو کیا مجموعہ بیبل بھی اس فہرست سے خالی ہے۔ قرآن مجید اس فہرست کو مع شئے زائد جس خوبی سے بیان کرتا ہے اہل علم سے مخفی نہیں۔ ہم اس جگہ پر ہر عنوان کے متعلق ایک ایک آیت سناتے ہیں۔

دعوی الہام اِنَّا اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ کَمَا اَوْحَیْنَا اِلٰی نُوْحٍ (ہم نے تیری طرف وحی کی جیسے

نوح اور دیگر نبیوں کی طرف وحی بھیجی تھی) **دعوے توحید** قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ (اے نبی تم کہو کہ خدا ایک ہے بے نیاز ہے نہ وہ کسی کو جنا نہ جنا گیا۔ نہ اوسکی کفو کا کوئی ہے)۔ **دلائل توحید** لَوْ کَانَ فِیْھِمَا اٰلِھَۃٌ اِلَّا اللّٰہُ لَفَسَدَتَا (آسمان زمین میں خدا کے سوا اور معبود بھی ہوتے تو دونوں آسمان و زمین خراب ہوگئے ہوتے) **دعوے ہستی صانع عالم مع دلائل** دعوے توحید اور دلائل توحید ہی اس کو مستلزم ہے۔ **صفات باریتعالے** اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ (خدائے مالک کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں جو ہمیشہ زندہ دنیا کو قائم رکھنے والا ہے نہ اوسکو اونگ آتی ہے نہ نیند۔ آسمانوں اور زمینوں کی کل چیزیں اوسکی ملک ہیں کون ہے کہ اوسکے سامنے اوسکے اذن بغیر سفارش کرسکے وہ لوگوں کے آگے پیچھے کی سب باتیں جانتا ہے اور لوگ اُس کے علم سے اسیقدر جان سکتے ہیں جتنا وہ چاہے۔ اوسکے علم اور حکومت تمام آسمانوں اور زمینوں کو حاوی ہے اور اسکی حفاظت کرنے سے تھکتا نہیں۔ وہ بہت بلند اور بڑی عظمت والا ہے) **شرائع واخلاق وغیرہ**۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (نماز پڑھا کرو زکوٰۃ دیا کرو) وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (اللہ کی عبادت کیا کرو اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک مت بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور قرابت مندوں یتیموں، مسکینوں۔ قریبی ہمسایوں اور دور کے ہمساؤں ساتھ بیٹھنے والوں اور اپنے ماتحتوں سے سلوک کیا کرو۔ متکبر بدخو خدا کو نہیں بھاتے"

غرض اسیطرح قرآن شریف نے جملہ احکام متعلقہ ضروریات انسانی کو واضح طور سے

© rasailojaraid.com

بیان کیا ہے جس نے مفصل مقابلہ اصلی الفاظ میں دیکھنا ہو وہ ہماری کتاب **تقابل ثلاثہ** توریت انجیل اور قرآن کا مقابلہ بغور دیکھے۔ اُمید نہیں کہ اوسکے دیکھنے کے بعد یہہ دعوے حوالہ قلم ہو سکے کہ قرآن مجید عربی میں مجموعہ کتب مبیں ہے۔

تعجب پر تعجب لائق نامہ نگار کی جرأت اسی دعوے تک محدود نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ہے کہ یورپ کی آبادی اور برکتوں کو تورات انجیل کی پیروی کا نتیجہ بتلاتے ہیں انکا قول ہے کہ:۔

اہل کتاب زمانۂ اسلام کے آغاز سے بہت زیادہ آجکل توریت۔ انجیل کو قائم کئے ہوئے ہیں کیونکہ جو اس کا اجر قرآن شریف میں بتلایا گیا ہے یعنے اقبال مندی اور رزق کی وسعت وہ ان کو اقوام جہان میں خاص طور سے ممتاز کئے ہوئے ہی یعنے آسمان اور زمین کی برکتوں کے وہی وارث ہیں۔ (اپریل صفحہ ۱۶۳)

جواب پہلے ہم نامہ نگار ہی کے مذاق پر پوچھتے ہیں کہ یورپ کے ملکوں میں جو آجکل تثلیث کا تسلط اور عمل ہے یہی توریت انجیل کی تعلیم ہے۔ ذرہ اپنا رسالہ تنقید تثلیث وغیرہ دیکھکر جواب دیں۔ دوئم عام مذاق پر پوچھتے ہیں کہ شراب خواری۔ زناکاری۔ حرامکاری خدائی احکام سے غفلت شعاری سود خواری وغیرہ جملہ عیوب شرعیہ جو آج یورپ خصوصاً عیسائی ممالک میں پائے جاتے ہیں یہی تورات انجیل کی تعلیم ہیں پھر یہ کیا غلط بیانی ہے کہ عیسائی زمانہ سابق سے زیادہ تورات انجیل کو قائم کئے ہوئے ہیں ؎

گر ہمیں مکتب ست و ایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد

تفسیر ثنائی اردو کی پوری کیفیت اس تفسیر کی تو دیکھنے سے معلوم ہوتی ہے ہندوستان کے مختلف حصوں میں قبولیت کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ نہایت دلپذیر طرز سے لکھی گئی ہے۔ کل تفسیر سات جلدوں میں ہے جن میں پانچ جلدیں سردست تیار ہیں چھٹی جلد زیر طبع ہے۔ قیمت پانچوں کی مع محصولڈاک عہ منیجر۔

ثالوث مقدس کی توحید

اس عنوان سے ایک مضمون عیسائیوں کے رسالہ **مسیحی تجلی** میں نکلا ہے جس میں راقم (ڈاکٹر برخوردان خان سول سرجن جھبہ) نے بڑا کام کیا کہ قرآن مجید سے تثلیث کا ثبوت دیا ہے ہمارے خیال میں ڈاکٹر صاحب کا یہ کام واقعی قابل تعریف ہے خصوصاً مسٹر **اکبر مسیح** ہیڈ نامہ نگار رسالہ مذکور تو اسکی بہت ہی قدر کرینگے۔ عرصہ ہوا ایک عیسائی نے ہم سے کہا تہا کہ مسلمان تو یونہی **تثلیث** سے انکار کرتے ہیں۔ اونکا قرآن تو شروع ہی تثلیث سے ہوتا ہے میرے سوال پر اُنہوں نے آیت پڑہی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہا اللہ باپ (رحمن بیٹا مسیح) الرحیم روح القدس سینے جو کہنا تہا کہا۔ مگر ڈاکٹر صاحب کا مضمون اوس سے بھی زیادہ دلچسپ ہے آپنے اوس مثال کو بالکل سچا کر دیا جو کسی فلاسفر کی مشہور ہے جسنے زمین کی گولائی پر دلیل دی تہی کہ چاول چونکہ سفید ہیں لہذا زمین گول ہے۔ ٹہیک اسیطرح ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ ناظرین ڈاکٹر صاحب کی تحریر غور سے پڑہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

ثالوث مقدس کی توحید کے حضرت موسے جب مدیان میں اپنے سسر کے گلے چراتا تہا تو اُس نے ایک دن حورب کے پہاڑ پر ایک جھاڑی میں نور دیکھا۔ یہ نور بذات خود قائم تہا۔ جھاڑی آگ سے نہیں جلتی تھی۔ اس عجیب نظارہ کو دیکھنے کے واسطے موسٰے جھاڑی کے قریب گیا۔ اور وہاں خدا نے اُس سے باتیں کیں۔ (خروج ۳ باب)

قرآن کہتا ہے کہ خدا نور ہے اور اُس کی مثال یوں بیان کرتا ہے کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ فِیْ زُجَاجَۃٍ اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ یَّکَادُ زَیْتُہَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَہْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ط

© rasailojaraid.com

ترجمہ:۔ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اُس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے طاق جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشہ (یعنے شفاف چمنی) میں ہو اور شیشہ چمکتے تارے کی مانند ہو۔ چراغ روشن کیا جاتا ہے اُس مبارک درخت زیتون سے جو نہ مشرق کی طرف کا ہے اور نہ مغرب کی طرف کا۔ قریب ہے کہ اُسکا تیل روشنی دے اگرچہ آگ نے اُسے نہ چھوا ہو۔ نور پہ نور۔ اللہ اپنے نور کی طرف راہ دکھاتا ہے جس کو چاہے۔ اور اللہ لوگوں کے لئے مثالیں سناتا ہے۔ اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے (سورۃ النور۔ ۳۵۔ آیت ع ۵)۔

عام قاعدہ ہے کہ چراغ تب روشنی دیتا ہے کہ جب اُس کا تیل آگ سے جلے۔ مگر قرآن کی اس مثال میں بتلایا گیا ہے کہ اللہ جو نور ہے وہ لاثانی اور بذات خود قائم ہے۔ اور چراغوں کے نور کی طرح اپنی پیدائش میں کسی وسیلے کا محتاج نہیں۔ زیتون کا تیل صرف اُسکا مظہر ہے۔ جیسا کہ موسے کے وقت جھاڑی نور کا مظہر تھی۔

خدا کس معنے میں نور ہے محمدی مفسروں کو ابھی تک اسکا پتہ ہی نہیں لگا۔ وہ اپنی اپنی عقل کے موافق مختلف معنے لگاتے ہیں (دیکھو تفسیر حسینی)

مگر امام غزالی صاحب فرماتے ہیں کہ نور در حقیقت نام ہے ایسی چیز کا جو اپنی ذات میں ظاہر ہو اور دوسری چیزوں کی ظاہر کرنے والی ہو۔

تفسیر حسینی والا کہتا ہے کہ محققین کے نزدیک نور حقیقی حق تعالےٰ ہی کی ہستی ہے کہ سب موجودات اُسی کے سبب سے ظاہر ہیں اور وہ سب سے پوشیدہ ہے۔

اس مثال سے نہ صرف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خدا کی ذات نور ہے اور کہ وہ نور بذات خود قائم ہے بلکہ یہ بھی کہ اُس نور میں تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث موجود ہے۔

نور کا ایک حصہ شیشہ کی چمنی کے جوف کے اندر ہے دوسرا حصہ چمنی کی موٹائی کے اندر ہے۔ تیسرا حصہ چمنی کے باہر۔ تاہم یہ تین نور نہیں اور نہ ہی ایک نور کے ایسے تین حصے ہیں جو کبھی ایک دوسرے سے جُدا ہوئے ہوں یا ہو سکیں۔ ذات کے واحد ہونے

کے سبب ایک نور دوسرے سے پہلے یا پیچھے نہیں۔ ایک دوسرے سے بڑا یا چھوٹا نہیں ایک میں تین اور تین میں ایک ہے۔

اب اگر کوئی انجیل شریف کی تعلیم سے روشنی حاصل کر کے قرآن کی اس مثال کو پڑھے تو اُس کو معلوم ہو جائیگا کہ مقدس اتھنیسیئس کا عقیدہ لفظاً لفظاً اس مثال پر ٹھیک بیٹھتا ہے۔

چمنی کے جوف کے اندر والے نور کا نام **باپ** رکھ دیں (باپ نہ کسی سے مصنوع ہے نہ مخلوق نہ مولود) چمنی کی موٹائی کے اندر والے نور کا نام رکھ دیں **بیٹا** (بیٹا صرف باپ ہی سے ہے نہ مصنوع نہ مخلوق بلکہ مولود۔ سچے خدا سے سچا خدا۔ نور سے نور)

فٹ نوٹ

پدر نور و پسر نور یست مشہور
ازینجا فہم کن نورٌ علےٰ نور

چمنی کے باہر والی نور کا نام رکھدیں **روح القدس** (جو باپ اور بیٹے سے ہے نہ مصنوع نہ مخلوق نہ مولود بلکہ صادر ہے)۔

خدا کی مثل تو دوسرا خدا ہے ہی نہیں اُس کے واسطے صرف مثالیں ہیں قرآن نے ایک مثال دی۔ مفسروں کی سمجھ میں اُسکا مطلب نہ آیا۔ ہم نے تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کا ذات الٰہی کا بھید اس مثال سے روشن کر دیا۔ مثال میں شیر خان کی دُم نہیں ہوتی۔ طالب حق محمدی اس مثال میں بنظر انصاف دیکھیں کہ تین ہیں ایک اور ایک میں تین ہیں۔ عقل کے برخلاف نہیں۔

اس چراغ والی مثال کی روشنی کے آگے وہ سارے اعتراضات تاریکی کی طرح دور ہو جاتے ہیں جو کہ قرآن کے مصنف نے ثالوث مقدس کی وحدانیت کا بھید نہ سمجھنے کے سبب مسیح کی اُلوہیت اور ابنیت پر کئے ہیں۔ (برخوردار خان)

جواب۔ اس بیان میں ڈاکٹر صاحب نے کئی ایک غلطیاں کی ہیں۔

(۱) ایک تو یہ کہ قرآن مجید کا مطلب غلط سمجھا (۲) دوئم یہ کہ اپنے مذہب کے عقیدہ تثلیث کی تصویر غلط دکھلائی (۳) سوئم آیت قرآنی کو محض اپنے خیال خام پر چسپاں کرنے

© rasailojaraid.com